بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

”علم حاصل کرو چاہے تمہیں چین جانا پڑے“کی تحقیق

سوال:

محترمی ومکرمی متکلم اسلام مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

"اُطْلُبُوا الْعِلْمَ وَلَوْ بِالصِّیْنِ"(کہ علم حاصل کرو چاہے تمہیں چین جانا پڑے) کیا یہ حدیث صحیح ہے؟ میں نے اس کے بارے میں سوشل میڈیا پر ایک تحریر پڑھی تھی اس تحریر میں یہ لکھا تھا کہ یہ حدیث نہیں ہے بلکہ من گھڑت ہے، اس کا کوئی ثبوت نہیں۔

حضرت آپ رہنمائی فرمائیں۔

سائل: مزمل قادر دیوبندی، کشمیر

جواب:

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

"اُطْلُبُوا الْعِلْمَ وَلَوْ بِالصِّیْنِ" کے الفاظ سے یہ حدیث مختلف کتابوں میں منقول ہے، بعض ائمہ حدیث نے اسے ثابت ہی نہیں مانا، اس لیے اسے غیر اصل اور موضوع قرار دیا ہے۔

امام جلال الدین عبد الرحمٰن السیوطی رحمہ اللہ (ت: 911ھ) اپنی کتاب میں یہ حدیث نقل فرماتے ہیں:

"حدثنا طريف بن سلمان أبو عاتكة قال سمعت أنس بن مالك عن النبی أطلبوا العلم ولو بالصين فإن طلب العلم فريضة على كل مسلم.

قال ابن حبان: باطل لا أصل له"

(اللآلئ المصنوعۃ فی الاحادیث الموضوعۃ: کتاب العلم ج1 ص175)

ترجمہ: طُرَیف بن سلمان ابو عاتکہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث سنی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علم طلب کرو اگرچہ چین جانا پڑے، بلاشبہ علم کا حصول ہر مسلمان پر فرض ہے۔ امام ابن حبان رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث باطل ہے، اس کی کوئی اصل نہیں۔

بعض محدثین کرام کے نزدیک یہ حدیث ثابت ہے مگر اس کی سندوں میں مجروح راوی

ہیں، اس لیے یہ حدیث ضعیف ہے۔

امام شمس الدین ابو عبد اللہ محمد بن احمد الذہبی رحمہ اللہ (ت: 748ھ) اس کے حدیث کے ایک راوی طریف بن سلمان ابو عاتکہ کے حالات میں لکھتے ہیں:

طريف بن سلمان أبو عاتكة، عن أنس.

قال أبو حاتم: ذاهب الحديث، وقال البخاري: منكر الحديث

وقال النسائي: ليس بثقة، وقال الدارقطني وغيره: ضعيف.

قلت: هو صاحب حديث: اطلبوا العلم ولو بالصين، وهو بالكنية أشهر.

(میزان الاعتدال فی نقد الرجال: رقم الترجمۃ 3984)

ترجمہ: طریف بن سلمان ابو عاتکہ انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے حدیث نقل کی ہے۔ امام ابو حاتم رحمہ اللہ نے اس کے بارے فرمایا کہ یہ شخص حدیث کو ضائع (خراب) کرنے والا ہے۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے فرمایا یہ مُنکَر الحدیث ہے۔ امام نَسائی رحمہ اللہ نے فرمایا یہ ثقہ نہیں ہے، اور امام دار قطنی اور دیگر محدثین کرام نے اسے ضعیف قرار دیا ہے۔ میں (امام ذہبی رحمہ اللہ) کہتا ہوں کہ یہ طریف بن سلمان ابو عاتکہ وہی ہے جس نے "اُطْلُبُوا الْعِلْمَ وَلَوْ بِالصِّيْنِ" بیان کی ہے، اور یہ اپنے نام کی بہ نسبت اپنی کنیت سے زیادہ شہرت رکھتا ہے۔

امام ابو بکر احمد بن الحسین بن علی بن موسیٰ البیہقی (ت 458ھ) نے اپنی کتاب "شعب الایمان" میں ان الفاظ سے یہ حدیث نقل فرمائی ہے اس پر یہ تبصرہ فرمایا:

ثنا أبو عاتكة عن أنس بن مالك قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: اطلبوا العلم ولو بالصين فإن طلب العلم فريضة على كل مسلم

هذا الحديث شبه مشهور وإسناده ضعيف وقد روي من أوجه كلها ضعيفة.

(شعب الایمان: رقم الحدیث 1663)

ترجمہ: طریف بن سلمان ابو عاتکہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث سنی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علم طلب کرو اگرچہ چین جانا پڑے، بلاشبہ علم کا حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔ یہ حدیثِ مشہور کے مشابہ ہے اور اس کی سند ضعیف ہے۔ اور یہ حدیث مختلف سندوں سے روایت کی گئی ہے (مگر) سب کے سب ضعیف ہیں۔

فتاویٰ دارالعلوم دیوبند میں فتویٰ نمبر 762-935 اور جواب نمبر 60106 کے تحت مرقوم ہے:

"یہ روایت مختلف طرق سے مروی بعض ضعیف ہیں اور بعض محدثین نے اس کے

موضوع ہونے کی بھی بات کہی ہے؛ لیکن متن مشہور ہے رواۃ اگرچہ (ضعیف) ہیں، لہٰذا مختلف طرق سے منقول ہونے کی وجہ سے بے اصل نہیں کہہ سکتے۔“

خلاصہ کلام یہ ہے کہ اس روایت کو علی الاطلاق موضوع وباطل نہ کہا جائے البتہ چونکہ اس کی سندوں میں ضعیف رواۃ پائے جاتے ہیں اس لیے اسے ضعیف حدیث قرار دیا جائے۔

واللہ اعلم بالصواب

16-ربیع الاوّل 1443ھ

23-اکتوبر 2021ء